صدائے کربلا!

(از جناب جلیل احمد صاحب قدوائی لکچرار اردو مسلم یونیورسٹی)

آدمی کو امرِ حق پر سر جھکانا چاہیئے
سر جھکانا ہی نہیں گردن کٹانا چاہیئے

حادثاتِ دہر سے گھبرا نہ جانا چاہیئے
جو کڑی سر پر پڑے اس کو اُٹھانا چاہیئے

حفظِ ناموسِ وفا میں جان سے کیسی دریغ؟
بے خبر! اس راہ میں تو جان جانا چاہیئے

جان جاتی ہے اگر راہِ صداقت میں تو جائے
موت آتی ہے تو آئے، اس کو آنا چاہیئے

جان جانے کیلئے ہے اس کا ایسا غم نہیں
آن رہنے کیلئے ہے، وہ نہ جانا چاہیئے

سر پہ مشکل آپڑے کیسی ہی لیکن ہاتھ سے
ضبط و استقلال کا رشتہ نہ جانا چاہیئے

ہو نہ پیدا کھوٹ اس سونے میں غافل اسلئے
غم کی دھیمی آگ پر دل کو تپانا چاہیئے

گرچہ ہونا ہے وہی لکھا ہے جو تقدیر میں
وقت پر اپنی سی کوشش کر دکھانا چاہیئے

اضطراب و انقلاب و کشمکش ہے زندگی
اہل ہمت ہی کو اس میداں میں آنا چاہیئے

دامنِ مردانگی پر داغ ہے اک بُزدلی
بُزدلوں کو قبر کا کونا بسانا چاہیئے

دہر کی نیرنگیوں پر گر نہ کچھ قابو چلے
دہر کی نیرنگیوں پر مسکرانا چاہیئے

اور آئے وقت جب دنیا سے جانے کا جلیلؔ
مسکراتے کھیلتے دنیا سے جانا چاہیئے